میثم قادری

علمِ نحو کی جملہ اصطلاحات کا خلاصہ

فیض النحو اردو

ازقلم

فیضِ ملت ۔ استاذ العلماء

حضرۃ علامہ محمد فیض احمد صاحب اویسی مدظلہ

باہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی مدظلہ

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

ہدیہ ۳ روپے

باراول: دو ہزار

٧٨٦
٩٢

علم نحو کے جملہ اصطلاحات کا خلاصہ

فیض النحو اردو

مصنفہ

شیخ التفسیر والمفتی مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

علم نحو بہیئت کذائیہ بدعت ہے یہ علم بہیت کذائیہ زمانۂ نبوت میں نہ تھا اور نہ ہی اس کی تدوین کی اس وقت ضرورت تھی۔ جب فتوحات اسلامیہ ہوئیں، عربی وعجمی لوگوں کا اختلاط ہوا تو عربی زبان میں بلکہ قرآنی آیات میں اغلاط کا استعمال ہونے لگا بنابریں اس کی تدوین وترتیب کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اجمالی خاکہ تیار کر کے اپنے شاگرد ابوالاسود دوئلی کو دیدیا جنہوں نے اس کے چند اصول وضوابط مرتب کئے۔

اب چونکہ قرآن وحدیث کا سمجھنا اسی علم پر موقوف ہے اس لئے اس کا پڑھنا وجوبات سے ہوگیا اس معنیٰ پر یہ بدعت واجبہ ہے اس کی تفصیل فقیر کی کتاب "تحقیق البدعۃ اور العصمۃ عن البدعۃ" میں ہے۔

ابوالاسود دوئلی کے بعد علماء نے تفصیل وتوضیح یہاں تک پہنچایا کہ علوم عربیہ کا ایک مستقل فن ہوگیا اور لاکھوں تصانیف اس موضوع پر لکھی گئیں۔ تفصیل فقیر کی کتاب "نعم الحامی شرح شرح جامی" کے مقدمہ میں ہے۔

اس رسالہ میں فقیر نے نحو کے ضروری قواعد لکھکر اس کا نام "فیض النحو" تجویز کیا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

تعریفات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۱۔ نحو:

وہ علم ہے جس میں کلمات کے وہ حالات[۱] بیان ہوں جو دوسرے کلمے کے ساتھ ربط معنوی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ فائدہ:

کلام عرب کو باعتبار ہیئت ترکیبی کے صحیح پڑھنا اور اپنے دلی مضمون کو صحیح ہیئاتِ ترکیبی سے ادا کرنا۔

۳۔ موضوع:

کلام عرب اور اُس کے اجزاء

۴۔ مرتبہ: صرف کی گردان کی مشق اور نصاب الصرف پڑھنے کے بعد

۱: حالات کلمہ جیسے ۱۔ اعراب ۲۔ تقدیم ۳۔ تاخیر ۴۔ تذکیر ۵۔ تانیث ۶۔ وحدت ۷۔ تثنیہ ۸۔ جمع ۹۔ ذکر ۱۰۔ حذف ۱۱۔ مفرد ۱۲۔ جملہ

۵۔ لفظ؛

انسان کی بولی۔ جو آواز بذریعہ مخارج حروف آدمی کے منہ سے نکلے۔ معنی دار ہو یا بے معنی

۶۔ کلمہ؛

لفظ معنی دار مفرد کو کہتے ہیں۔

۷۔ لفظ مفرد؛

جس کے معنی اس کے حصوں کے معنی سے حاصل نہ ہوں۔

۸۔ لفظ مرکب؛

جس کے معنی اس کے حصوں کے معنی سے حاصل ہوں۔

۹۔ اسم؛

وہ کلمہ ہے جو معنی مستقل پر دلالت کرے اور اُس سے کوئی زمانہ ماضی وحال واستقبال میں سے نہ سمجھا جائے؛

۱۰۔ فعل؛

وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا وقوع سمجھا جائے زمانہ ماضی یا حال یا استقبال میں

۱۱۔ ماضی؛

جو زمانہ کلام کرنے سے پہلے گذرا۔

۱۲۔ حال؛ جو کلام کرنے کے وقت شروع ہوا ہو لیکن ہنوز ختم نہ ہوا ہو۔

۱۳۔ استقبال:

جو کلام کرنے کے وقت ہنوز شروع نہ ہوا ہو۔

۱۴: حرف:

وہ کلمہ ہے کہ معنی غیر مستقل کے لئے بنا ہو۔

۱۵۔ مرکب مفید:

وہ مرکب ہے جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو اس کو مرکب تام و جملہ و کلام بھی کہتے ہیں۔

۱۶۔ مرکب غیر مفید:

وہ مرکب ہے کہ اس کے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو اور اس کو مرکب ناقص و کلام غیر تام بھی کہتے ہیں۔

۱۷۔ جملہ خبریہ:

وہ جملہ قائل کو سچ یا جھوٹ کہہ سکیں۔

۱۸۔ جملۂ انشائیہ:

وہ جملہ کہ اس کو سچ یا جھوٹ نہ کہہ سکیں

۱۹۔ جملۂ اسمیہ:

جس میں کلام اسم سے شروع ہو۔

۲۰۔ جملہ فعلیہ: جس میں کلام فعل سے شروع ہو

۲۱۔ اسناد؛

نسبت تامہ کو کہتے ہیں نسبت ایک شئے کی دوسرے کی طرف اس طور سے کہ اس سے پوری بات سمجھی جائے جس پر سکوت صحیح ہو۔

۲۲۔ مسند؛

جو کہ اس کا معنے کسی اسم کے معنے کے لئے ثابت کیا جائے۔

۲۳۔ مسندالیہ؛

جس کی طرف نسبت کی جائے کسی معنی کے ثبوت کی۔

۲۴۔ محکوم علیہ؛

جس کے لئے کوئی بات ثابت کی جائے۔

۲۵۔ محکوم بہ؛

جو بات کسی ذات کے لئے ثابت کی جائے۔

۲۶۔ حکم؛

اس نسبت کو کہتے ہیں جس پر سکوت صحیح ہو۔ اور صادق اور کاذب ہو سکے۔

۲۷۔ امر؛

وہ صیغہ کہ جس سے معنی مصدری کی طلب سمجھی جائے۔

۲۸۔ نہی؛ وہ صیغہ جس سے معنی مصدری کا منع سمجھائے۔

۲۹۔ استفہام؛ جس سے کسی واقعے کے وقوع کی طلب سمجھی جائے۔

۳۰۔ تمنی ؛ جو آرزو پر دلالت کرے۔

۳۱۔ ترجی ؛ جس سے امیدواری سمجھی جائے۔

۳۲۔ عقود ؛ جس سے معاملے کی پختگی سمجھی جائے۔

۳۳۔ ندا ؛ جو پکارنے کیواسطے موضوع ہو۔

۳۴۔ عرض ؛ جس سے کسی کام کے واسطے توجہ دلانا مقصود ہو۔

۳۵۔ قسم ؛ جس سے کسی واقعے کی توثیق بذریعہ کسی وقعت و عظمت کے کی جائے۔

۳۶۔ تعجب ؛ جو حالت کہ کسی نادر چیز کے ادراک سے پیدا ہو۔

۳۷۔ مرکب اضافی ؛ وہ مرکب جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔

۳۸۔ مضاف ؛ جو اسم جس کی نسبت دوسرے کی طرف کی جائے۔

۳۹۔ مضاف الیہ ؛ جس کی طرف نسبت کی جائے۔

۴۰۔ اضافت ؛ نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے کی طرف بتعلقات خاصہ۔

۴۱۔ مرکب بنائی ؛ جو ترکیب کہ مجموعہ کو مبنی کردے۔

۴۲۔ مرکب منع صرف ؛ جو ترکیب کہ غیر منصرف بنائے جو دو بے ربط اسموں سے ملکر بنا ہو۔

۴۳۔ معرب ؛ وہ اسم ہے کہ ترکیب میں واقع ہو اور مختلف العمل عاملوں کے آنے سے اس کا آخر بدل جائے۔

۴۴۔ مبنی اصل؛ جو محل اعراب میں واقع نہ ہو۔

۴۵۔ مبنی ؛ جو عاملان مختلف العمل کے آنے سے ایک حال پر رہے

۴۶۔ اسم غیر متمکن؛ جو اعراب کو قبول نہ کرے۔

۴۷۔ اسم متمکن ؛ جو اعراب کو قبول کرے

۴۸۔ مضمر؛ وہ اسم کہ موضوع ہو واسطے متکلم یا مخاطب یا غائب مذکور شدہ کے۔

۴۹۔ ضمیر مرفوع ؛ وہ ضمیر جو محل رفع میں واقع ہو یعنی اگر اس کے جگہ کوئی معرب ہوتا تو رفع ہوتا۔

۵۰۔ ضمیر منصوب ؛ وہ ضمیر جو محل نصیب میں واقع ہو۔

۵۱۔ ضمیر مجرور؛ وہ ضمیر جو بعد مضاف یا حرف جر کے واقع ہو۔

۵۲۔ ضمیر متصل؛ جو کلمہ سے ملی ہو اور علیحدہ نہ ہو سکے۔

۵۳۔ ضمیر منفصل؛ جو کلمہ سے متصل نہ ہو۔ وہ ضمیر جو کلمہ کا کا لجز نہو۔

۵۴۔ جر ؛ علامت اضافت کو کہتے ہیں جیسے کسرہ، فتحہ۔ ی

۵۵۔ جزم ؛ حرکت یا بدل حرکت یعنی نون اعرابی یا مشابہ حرکت یعنی حرف علت کا آخر سے گر جانا۔

۵۶۔ معتل؛ نحویوں کے نزدیک جس کے آخر میں حرف علت ہو۔

۵۷۔ معتل الفی؛ جس کے آخر میں الف ہو بدلا ہوا واؤ یا یے سے۔

۵۸۔ عامل لفظی: وہ عامل جو تلفظ میں آئے۔

۵۹۔ عامل معنوی: وہ عامل جو تلفظ میں نہ آئے عقل سے معلوم ہو۔

۶۰۔ حروف جر یا جارہ یا خافض: وہ حروف جو فعل یا معنے فعل کو اپنے مدخول تک پہنچاتے ہیں۔

۶۱۔ فعل لازم: جو تنہا فاعل پر تمام ہو مفعول بہ کو نہ چاہے۔

۶۲۔ فعل متعدی: جو فاعل کے سوا مفعول بہ کو بھی چاہے۔

۶۳۔ فعل معروف: جس فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔

۶۴۔ فعل مجہول: جس فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو۔

۶۵۔ فاعل: جس کی طرف فعل کے معنی مصدری کے صدور کی نسبت کی جائے۔

۶۶۔ مفعول بہ: جس پر فعل کے وقوع کی نسبت کی جائے۔

۶۷۔ مفعول مطلق: جو فعل کے معنی مصدری کی تصریح کرے۔

۶۸۔ مفعول لہ: جو فعل کے سبب اور غرض کو بیان کرے۔

۶۹۔ مفعول معہ: جو بعد واؤ کے ہو بمعنی مصاحبت۔

۷۰۔ مفعول فیہ: جو فعل کے وقت اور جگہ کو بیان کرے۔

۷۱۔ حال: جو ہیئات فاعلی یا مفعولی کی قید واقع ہو۔

۷۲۔ تمیز و ممیز: جو ابہام کو دور کرے۔

۷۳۔ مظہر؛ جو ضمیر نہ ہو۔

۷۴۔ مضمر؛ ضمیر کو کہتے ہیں۔

۷۵۔ فعل مالم یسم فاعلہ؛ فعل مجہول ہے۔

۷۶۔ مفعول مالم یسم فاعلہ؛ جس کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں۔ فعل مجہول کی اسناد جس کی طرف کی جائے۔

۷۷۔ افعال قلوب؛ جو یقین و شک کے معنے میں ہوں۔

۷۸۔ افعال ناقصہ؛ جو اپنے فاعل کو ایک صفت خاص پر ہونے کو بیان کرے۔

۷۹۔ افعال مقاربہ؛ جو اپنے فاعل سے خبر کے قرب کو بیان کرے۔

۸۰۔ افعال مدح وذم؛ جو انشائے مدح وذم کے واسطے موضوع ہوں۔

۸۱۔ افعال تعجب؛ جو انشائے تعجب کے واسطے موضوع ہوں۔

۸۲۔ اسمائے شرطیہ؛ جو شرط و جزا کے واسطے موضوع ہوں۔

۸۳۔ اسم تام؛ جو اضافت سے ممنوع ہو بیان مقدار کے واسطے وہ اسم جس کی تمامی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت پر ہو۔

۸۔ اسمائے کنایہ؛ جو عدد کے یا سخن کے ابہام کے واسطے موضوع ہو۔

۸۔ مبتداء؛ جو اسم کہ مجرد ہو عوامل لفظی سے اور مسند الیہ ہو یا صفت

ہو مجرد عوامل لفظی سے اور اسم ظاہر کو رفع دے۔

۸۶۔ خبر : جو اسم کہ مسند ہو مبتداء کی طرف۔

۸۷۔ تابع : جو ثانی کہ اپنے اوپر والے کے اعراب پر ہو اسی حیثیت سے

۸۸۔ متبوع : جس کا اعراب بہ تبعیت سابق ہو جس کے اعراب کے تابع کوئی اسم کیا جائے۔

۸۹۔ تاکید : جس سے نسبت سابقہ کا اعادہ ہو۔

۹۰۔ بدل : جو اوپر کی نسبت سے مقصود ہو۔ جو نسبت کہ اس کے متبوع کی طرف کی جائے اس سے خود مقصود ہو نہ متبوع

۹۱۔ نعت یا صفت : جو تابع کہ موصوف کی ایک حالت کو بیان کرے۔

۹۲۔ ضمیر بارز : وہ ضمیر متصل جو پڑھنے میں آئے۔

۹۳۔ ضمیر مستتر : وہ ضمیر جو فقط سمجھنے میں آئے۔

۹۴۔ اسم اشارہ : جو دلالت کرے ذات مشارالیہ پر۔

۹۵۔ اسم موصول : جو کلام کا جزو تام نہ ہو سکے بغیر ایک ایسے جملے کے کہ اس میں ایک ضمیر ہو جو پھرے اس کی طرف اور جملہ اس کا صلہ کہلائے گا۔

۹۶۔ اسمائے افعال : وہ اسم جو بمعنی ماضی یا امر مستعمل ہو گئے ہوں۔

۹۷۔ اسمائے اصوات: جو کسی جانور کی آواز کی حکایت ہو یا کسی جانور پر اثر ڈالنے کے واسطے موضوع ہو۔

۹۸۔ اسمائے ظروف: جو وقت اور جگہ کو بیان کریں۔

۹۹۔ معرفہ: جو موضوع ہو ذات معین کیواسطے

۱۰۰۔ نکرہ: جو موضوع ہو ذات غیر معین کے واسطے۔

۱۰۔ مذکر: وہ اسم جس میں لفظاً یا تقدیراً علامت تانیث نہ ہو۔

۱۰۔ مؤنث: جس میں تانیث کی علامت پائی جائے لفظاً یا تقدیراً

۱۰۔ مؤنث حقیقی: جس کے مقابل میں کوئی جاندار نر ہو۔

۱۰۔ مؤنث لفظی: جس کے مقابل میں کوئی جاندار نر نہ ہو۔

۱۰۔ واحد: جو لفظ کہ اس سے ایک فرد سمجھا جائے۔

۱۰۔ تثنیہ: جو لفظ کہ کسی لفظ میں تغیر کرنے سے حاصل ہوتا کہ اصل معنی کے دو فرد پر دلالت کرے۔

۱۔ مجموع: جو لفظ کہ کسی لفظ میں تغیر کرنے سے حاصل ہو تاکہ اُس کے معنے کے چند افراد پر دلالت کرے۔

۱۔ جمع تکسیر و مکسر: وہ جمع جس میں واحد کی بنا سلامت نہ رہے۔

۱۔ جمع تصحیح و سالم: وہ جمع جس میں اس کے واحد کی بنا سلامت رہے۔

۱۔ جمع مذکر سالم: وہ جمع جو واؤ معروف و نون مفتوح یا یائے معروف

و نون مفتوح اس کے واحد کے آخر میں لگانے ۔

حاصل ہو۔

۱۱۱۔ جمع مؤنث سالم : وہ جمع کہ اس کے واحد کے آخر الف و تا لگانے ۔

حاصل ہو۔

۱۱۲۔ جمع قلت : جو دس سے کم پر دلالت کرے۔

۱۱۳۔ جمع کثرت : جو دس یا زائد پر دلالت کرے۔

۱۱۴۔ اعراب : وہ حرکت یا حرف یا سکون ہے جو معرب کے آ

عامل کی وجہ سے پیدا ہو۔

۱۱۵۔ عامل : جس سے اعراب کے چاہنے والے معنی پیدا ہ

۱۱۶۔ مفرد : ۱۔ جو مرکب نہ ہو ۲۔ جو تثنیہ و جمع نہ ہو ۳۔ جو مض

یا مشابہ[1] بمضاف نہ ہو۔

---

[1] ؛ شبہ بالمضاف سے مراد وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو لیکن متعلق ہو ایک شے کے ساتھ جو
کے معنی کی متمم ہو خواہ اسم مشتق ہو عمل کرنیوالا ہو مابعد میں جیسے یا طالعاجبلا۔ یا حسنا وجہہ، یا خیرا من
لا قبیحا فعلہ محمود خواہ موصوف ہو کہ جس کی صفت جملہ یا ظرف ہو جیسے یا حافظا لا منسے الا یا
ذات حق یا معطوف و معطوف علیہ مل کر اسم واحد قرار پائیں علم ہوں یا اسم عدد جیسے یا ث
وثلاثین و یا زیدا و عمرا جس وقت یہ مجموعہ کسی کا نام ہو۔

۱۱۷۔ منصرف: جو اسم کہ کسرہ و تنوین کو قبول کرے۔

۱۱۸۔ غیر منصرف: جو اسم کسرہ و تنوین کو قبول نہ کرے۔

۱۱۹۔ صحیح: نحویوں کے نزدیک جس کے آخر حرف علت نہو۔

۱۲۰۔ جاری مجرائے صحیح: جس کے آخر حرف علت ساکن کے بعد واقع ہو۔

۱۲۱۔ اسم مقصور: جس کے آخر الف مقصورہ ہو۔

۱۲۲۔ اسم منقوص: جس اسم کا آخر حرف یا ماقبل مکسور ہو۔

۱۲۳۔ رفع: علامت فاعلی کو کہتے ہیں جیسے ضمہ۔ الف۔ واؤ

۱۲۴۔ نصب: علامت مفعولی کو کہتے ہیں جیسے فتحہ، کسرہ، الف یا۔

۱۲۵۔ عطف بیان: جو تابع بغیر صفت کہ متبوع کی ذات کو بیان کرے۔

۱۲۶۔ عطف بحرف یا عطف نسق: جو تابع شریک ہو اس نسبت میں جو متبوع کی طرف کی جائے بتعلقات خاصہ جو بذریعہ حروف کے بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۲۷۔ بدل الکل: جس کا مصداق عین مبدل منہ ہو۔ بدل و مبدل منہ کا مصداق ایک ہو۔

۱۲۸۔ بدل الاشتمال: جس کا مصداق مبدل منہ کا کل وجز نہ ہو لیکن اس کے ساتھ تعلق رکھے۔

۱۲۹۔ بدل ... ؛ جس کا مصدر جز و مبدل منہ ہو۔

۱۳۰۔ بدل الغلط ؛ جو مبدل منہ سے یہ تعلقات نہ رکھے محض مبدل منہ کے بے جا ذکر کرنے کی اصلاح کے واسطے ہو۔

۱۳۱۔ اسم فاعل ؛ جو اسم کہ مصدر سے نکلا ہو اور دلالت کرے اس ذات پر کہ جس کو اس معنی مصدری کے ساتھ تعلق فاعلی ہو

۱۳۲۔ اسم مفعول ؛ جو اسم کہ مصدر سے نکلا ہو اور دلالت کرے اس ذات پر کہ جس کو اس کے معنی مصدری کے ساتھ تعلق وقوعی ہو۔

۱۳۳۔ صفت مشبّہ ؛ جو اسم کہ مصدر سے نکلا ہو اور دلالت کرے اس ذات پر کہ جس کو معنی اور دوام کے ساتھ پائے جائیں۔

۱۳۴۔ اسم تفصیل ؛ جو اسم کہ مصدر سے نکلا ہو اور دلالت کرے اس اسم پر کہ جس میں معنی مصدری بزیادتی اضافی پائے جاتے ہوں۔

۱۳۵۔ مصدر ؛ جو لفظ کہ دلالت کرے ایک حالت خاص پر

۱۳۶۔ عدل (فصل): لفظ کا اپنے اصلی صیغے سے بگڑ کر مستعمل ہونا۔

۱۳۷۔ وصف: جو لفظ کہ دلالت کرے ایک ذات غیر معین پر کہ ماخوذ ہو ایک حالت خاص کے ساتھ۔

۱۳۸۔ عجمہ: غیر زبان کا لفظ جو عرب میں نقل ہو کر آیا ہو۔

۱۳۹۔ علم: جو موضوع ہو ذات معین کے واسطے اس طرح سے کہ کسی دوسری ذات کو متناول نہ ہو اُس وضع سے

۱۴۰۔ وزن فعل: فعل کے اوزان مختصہ پر ہوتا یا اس کے اول میں زیادتی مشترک ہونا۔

۱۴۱۔ استدراک: کلام سابق کے وہم کو دور کرنا۔

۱۴۲۔ تنوین: وہ نون ساکن ہے جو کلمے کے آخر لکھا نہیں جاتا اور ما قبل کی حرکت کے تابع ہوتا ہے

۱۴۳۔ حروف ردع: جو موضوع ہیں مخاطب کے جھڑکنے اور باز رکھنے کے لئے۔

۱۴۴۔ حروف تحضیض: جو موضوع ہیں مخاطب کو کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے یا ندامت دلانے کے لئے۔

۱۴۵۔ استثناء: اوپر کے حکم سے نکالنا

۱۴۶۔ مستثنیٰ: جو اسم کہ اوپر کے حکم سے نکالا گیا ہو

مستثنیٰ

۱۴۷۔ مستثنیٰ منہ : جس کی طرف حکم استثنائی کیا جائے۔

۱۴۸۔ مستثنیٰ متصل : جو مستثنیٰ کہ مستثنیٰ منہ کے جنس سے ہو۔

۱۴۹۔ مستثنیٰ منقطع : جو مستثنیٰ کہ مستثنیٰ منہ کے جنس سے نہ ہو۔

۱۵۰۔ مستثنیٰ مفرغ : جس میں مستثنیٰ منہ محذوف ہو۔

بحث عوامل یکصد

نمبر شمار	نام عامل	گنتی
۱ تا ۱۷	حروف جارہ	با و تا و کاف و لام واو و منذ و مذ خلا ۔ رب حاشا من عدا فی عن علی ۔ حتی ۔ الی
۱۸ تا ۲۳	مشبہ بالفعل	اِنَّ ۔ اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لَعَلَّ
۲۴ تا ۲۵	مشبہ بلیس	مَا ، لَا
۲۶ تا ۳۲	ناصب اسم	وَاؤ و یا و ہمزہ ، اَلَا ، اَیَا ۔ اَیْ ۔ ہَیَا
۳۳ تا ۳۶	ناصب مضارع	اَنْ ۔ لَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ
۳۷ تا ۴۱	جازم فعل	ان ۔ لم ۔ لما ۔ لام امر ۔ لائے نہی
۴۲ تا ۵۰	اسمائے جازمہ فعل	مَنْ ۔ ما ۔ مہما ۔ ایّ ۔ حیثما ۔ اذما ۔ متی

نمبر شمار	نام عامل	گنتی
		أنما ۔ أنیَّ
۵۱ تا ۵۵	ناصب اسم نکرہ	لفظ ممیز مرکب ۔ کم استفہامیہ ۔ کاین ۔ کذا
۵۶ تا ۶۳	اسمائے افعال	دونک ۔ بلہ ۔ علیک ۔ حیہل ۔ ہا ۔ روی... ہیہات ۔ شتان ۔ سرعان
۶۴ تا ۷۶	افعال ناقصہ	کان ، صار ۔ اصبح ۔ امسی ۔ اضحی ۔ ظل ۔ با... مافتئ ۔ مادام ۔ ماانفک ۔ لیس ۔ مابرح ۔ مازا...
۷۷ تا ۷۹	افعال مقاربہ	کاد ۔ کرب ۔ اوشک ۔ عسیٰ
۸۰ تا ۸۴	افعال مدح وذم	نعم ، بئس ۔ ساء ، حبذا
۸۵ تا ۹۱	افعال قلوب	خلت ، علمت ، حسبت ، ظننت ، زعمت ... وجدت ، رأیت ۔
۹۲ تا ۹۸	عوامل قیاسیہ	اسم فاعل ، مصدر ، اسم مفعول ۔ مضاف ۔ فعل مط... صفت ۔ اسم تام
۹۹ ۔ ۱۰۰	عامل معنوی	مضارع خالی از عوامل ۔ مبتداء وخبر ہر دونوں ع... معنوی سے خالی ہونا ۔
حروف غیر عاملہ وہ کل سولہ قسم ہیں		
۱ تا ۳	حروف تنبیہ ۳	اَلَا ۔ اَمَا ۔ ہا ۔

ر	نام عوامل	تفصیل
۹	حروف ایجاب ۶	نعم ۔ بلیٰ ۔ اجل ۔ ای ۔ جیر ۔ ان
۱۱	حروف تفسیر ۲	ای ۔ ان
۱۴	حروف مصدریہ ۳	ما ۔ ان ۔ انّ
۱۸	حروف تحضیض ۴	الّا ۔ ہلّا ۔ لولا ۔ ما
	حروف توقع	قد
۲۳	حروف استفہام ۳	ما ، ہمزہ ، ہل
	حرف ردع	کلّا
۲۷	تنوین	تمکن ۔ تنکیر ۔ عوض ۔ ترنم
	نون	تاکید ۔ (ثقیلہ وخفیفہ)
۳۶	حروف زیادت	ان ۔ ان ۔ ما ۔ لا ۔ من ۔ کاف ۔ با ۔ لام
۳۸	حروف شرط	امّا ۔ لو
	انتفائے ثانی بسبب	
	انتفائے اول	لولا
	تاکید	لام مفتوحہ
	ما	بمعنے مادام
۵۱	حروف عاطفہ (۱۰)	واو ۔ فا ۔ ثم ۔ حتیٰ ۔ امّا ۔ او ۔ ام ۔ لا ۔ بل ۔ لکن

اشعار واجب الحفظ

نوٹ: فقیر اپنے رسالہ "فیض النحو" میں چند اشعار کا اضافہ کرتا ہے جنہیں یاد کر
اور سمجھنے سے بہت سے نحوی قواعد آسان ہوجاتے ہیں۔

١۔	اِنّ را در چار جا مکسور خواں	ابتدا و بعد قول و قسم داں
٢۔	چوں در آید در خبر او لام نیز	اِنّ را مکسور خوانی اے عزیز
٣۔	اَنّ را در پنج جا مفتوح خواں	بعد علم و بعد ظن و درمیاں
٤۔	بعد لولا بعد لو تحقیق داں	تا نیفتی ہیچ جا در شک آں
٥۔	گر حروفِ عطف خواہی بے خلل	یاد گیر و میخواں در مثل
٦۔	واؤ فا و ثُمّ و حتّیٰ اَو واَم واِمّا و لا	بل و لکن دہ حروف عطف گفتم مر ترا
٧۔	مفاعیل پنج است گر بشنوی	لہٗ و مطلق و فیہ و معہٗ و بہٖ
٨۔	ممیز در عدد بر سہ جہت داں	ز سہ تا دہ ہمہ مجموع مکسور خواں
٩۔	زدہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد	ز صد بر تر ہمہ فرد است و مجرور
١٠۔	پنج نوع آمد معارف در کلام	مضمر و مبہم و علم و مدخول لام
١١۔	پنجمی اسمیکہ باشد آں مضاف	سوئے ایں اربعہ کہ گفتم والسلام
١٢۔	بود ترکیب در نحویاں شش	بیا دش گیر گر خائف ز فوتی

١٣۔ چو اسنادی و توصیفی و مزجی — اضافی دان و تعدادی و صوتی

١٤۔ گر بجوئی تا بدانی نام ہر پیغمبرے — تا کدامست ای برادر شمرد نحوی منصرف

١٥۔ صالح و ہود و محمد با شعیب و نوح و لوط — منصرف دانی باقی ہمہ لا ینصرف

١٦۔ گے و کا در ہندوی آید اگر — ہست ترکیبے اضافی آن نگر

١٧۔ ایسا ویسا ہندوی تقریر داں — صفت و موصوف او کردیم بیاں

١٨۔ نے اگر در ہندوی آید بگو — فاعلِ فعلست غیرے نیست او

١٩۔ کو تیئش آید اگر در ہندوی — ہست آں ترکیب مفعول بہ آ

٢٠۔ ہے اگر ظاہر شود اندر میاں — مبتدا و خبر باشد اندراں

٢١۔ حال ہونے کی اگر تقریر شد — ہندوی حالیت ایں تحریر شد

٢٢۔ گر بود از روئے اندر مغیش — آں تمیز است خود تو او را دانیش

٢٣۔ گر بلئے آنجا کہ آید ظہور — ہست او مفعول کہ از رشک دور

٢٤۔ بعد فعل از ظرف آید چوں بداں — ہست او مفعول فیہ اندر میاں

٢٥۔ ساتھ اگر آید بمعنی ہندوی — اوست مفعول بہ بنگری

٢٦۔ مطلقا مفعول باشد مصدرے — ہندوی بن کر کلام شکرے

٢٧۔ کردہ شد اینجا اگر منقول شد — ما لم یسم فاعلہ مفعول شد

٢٨۔ بعد الا ہر چہ آید اے عزیز — ہست مستثنیٰ و استثناء نیز

٢٩۔ از جہات ستہ گر آید کلام — ظرف باشد فعل را گفتم مدام

ای منادی ہست این گفتم بے	۳۰۔ اے ویا در ہندی داند کے

ترجمہ

۱۔ اِنَّ کو چار جگہ مکسور پڑھنا چاہیئے۔ (۱) ابتداءِ کلام میں (۲) قال یقول کے باب کے
(۳) قسم کے جواب میں (۴) جب انّ کی خبر پر لام واقع ہو۔

۲۔ اَنَّ کو پانچ جگہ مفتوح پڑھنا چاہیئے (۱) عَلِمَ یَعْلَمُ کے باب میں (۲) ظَنَّ یَظُنُّ
باب میں (۳) درمیان کلام میں۔

۴: (۴) لولا کے بعد (۵) لو کے بعد

۵، ۶: حروف عاطفہ دس ہیں (۱) واوٗ (۲) فاوٗ (۳) ثم (۴) حتیٰ (۵) اَو (۶) ام (۷) اِ
(۸) لا (۹) بل (۱۰) لکن

۷: مفاعیل پانچ ہیں (۱) مفعول لہ (۲) مطلق مفعول (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول
(۵) مفعول بہ۔ ۸، ۹: ممیز تین وجوہ سے مستعمل ہوتا ہے (۱) ثلاثہ تا عشرہ کا مابعد
ممیز مکسور (۲) احد عشر تا تسعون و تسع بعینہ جمع و منصوب (۳) ان کے بعد مفرد و مجرو
مزید تفصیل فقیر کی شرح مأتہ عامل و شرح شرح جامی دیکھیئے۔

۱۰، ۱۱: معارف پانچ ہیں (۱) مضمر (۲) مبہم (۳) علم (۴) مدخول اللام (۵) مضاف بسوئے اینہم
۱۲، ۱۳: نحویوں کے نزدیک ترکیب چھ قسم ہے (۱) اسنادی (۲) توصیفی (۳) مزجی (۴) اضافی
(۵) تعدادی (۶) صوتی ۔ ۱۴، ۱۵: نحویوں نے چھ پیغمبران عظام علیہم السلام کو منصرف

پڑھا ہے (۱) صالح (۲) ہود (۳) محمد (۴) شعیب (۵) نوح (۶) لوط علیہم السلام

۱۶، ۱۷، کے اور کا اضافی ترکیب کی علامت ہے یعنی اردو ترجمہ میں جہاں لفظ کے اور کا ہوگا تو سمجھا جائیگا کہ یہ اضافی ترکیب ہے جیسے غلام زید ایسے ہی اردو ترجمہ میں لفظ ایسا ویسا آئے تو سمجھنا کہ یہ ترکیب توصیفی ہے۔ ۱۸، لفظ نے اردو ترجمہ میں فاعل کی علامت ہے ۱۹، لفظ کو اردو ترجمہ میں مفعول بہ کی نشانی ہے ۲۰، اگر ترکیب میں ترجمہ کے تحت لفظ ہے ظاہر ہو تو سمجھنا یہ مبتداء وخبر ہیں ۲۱، جس عبارت کے ترجمہ اردو میں ہونے کی جیسے الفاظ ہو سمجھنا کہ وہ حال ہے ۲۲، ترجمہ میں لفظ از روئے کا مفہوم آئے تو سمجھنا کہ یہ تمیز ہے ۲۳، کسی عبارت میں کام کو کسی لئے ظاہر کیا جائے تو سمجھنا وہ مفعول لہ ہے ۲۴، فعل کے بعد ظرف ہو تو وہ مفعول فیہ ہے۔

۲۵۔ ترجمہ میں جس اسم میں ساتھ کا لفظ ہو تو وہ مفعول معہ ہے ۲۶، فعل کے بعد اس جیسا مصدر ہو تو وہ مفعول مطلق ہے ۲۷، جس میں کردہ شد کا ذکر ہو وہ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔ ۲۸، الا کے بعد کا کلام مستثنیٰ اور الا استثناء کلمہ ہے۔ ۲۹، جہات ستہ جب فعل کے بعد واقع ہو تو جہت کو ظرف کہا جائیگا ۳۰۔ اے اور یا ہندی میں ندا کے لئے استعمال کرتے ہیں اشعار طلبہ کو یاد کرائے جائیں اس کے بعد ہر شعر کی شرح معہ امثلہ یاد کرائیں۔

بہت بڑا فائدہ ہوگا واللہ اعلم بالصواب

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

انا الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاولپور پاکستان

۲۷ شعبان ۱۴۰۱ ھ یکم جولائی ۱۹۸۱ء بروز چہار شنبہ بعد نماز ظہر

اُبَسمِلُ وَاُحمِدُلُ وَاُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمْ

اما بعد! فقیر نے تمام اصطلاحات رسالہ فیض النحو میں لکھدیئے ہیں انہیں نقشوں میں دکھاتا ہے

مقدمہ

(۱) اجزائے کلام تین ہیں۔ اسم۔ فعل۔ حرف۔ اسم چیز کا نام ہے۔ فعل کام یا حالت کا نام ہے۔ اور حرف دو لفظوں کو ملاتا ہے۔ جیسے دَخَلَ (فعل) اَلْمُسَافِرُ (اسم) فِیْ (حرف) بَلَدِہٖ (اسم) مسافر اپنے شہر میں داخل ہوا)

(۲) اسم میں کسی خاص زمانہ کا تعلق نہیں ہوتا۔ فعل میں خاص زمانہ کا تعلق ہوتا ہے۔ جیسے قلم۔ دواۃ۔ امتحان۔ حیٰوۃ۔ موت۔ کرامۃ۔ شسرافۃ۔ مکہ۔ مدینہ۔ یہ سب اسم ہیں۔ اور دَخَلَ (فعل ماضی) (وہ داخل ہوا تھا) لَیَدْخُلُ (فعل حال) (داخل ہوتا ہے) سَوْفَ یَدْخَلُ (فعل مستقبل) (داخل ہوگا) یہ سب فعل ہیں۔

چونکہ زمانے تین ہیں۔ (ماضی یعنے گذرا ہوا زمانہ۔ حال موجودہ زمانہ اور مستقبل آئندہ زمانہ) اسلیئے فعل بھی تین ہی ہوئے۔ (فعل ماضی۔ فعل حال۔ اور فعل مستقبل) اور ایک ایک فعل نے ایک ایک زمانہ سنبھال لیا ہے۔

(۳) حرف دو قسم کے ہیں (حروف ہجا اور حروف معانی) جن حرفوں کے ملانے سے کوئی لفظ بنتا ہے۔ وہ حروف ہجا ہیں۔ اور ان کو حروف تہجی بھی کہتے ہیں۔ جیسے قلم میں ق ل م۔ اور یہ حروف بے معنی ہیں۔ جن لفظوں کے کچھ معنی ہیں۔ مگر وہ نہ اسم ہیں اور نہ فعل۔ وہ حروف معانی ہیں۔ جیسے فِیْ بمعنے میں مِنْ بمعنے سے یا کچھ۔ اور یہی حروف اجزائے کلام بھی ہیں۔ اور الگ ہوکر مستقل طور پر کوئی فقرہ نہیں بناتے بلکہ جب کبھی آتے ہیں۔ تو فعل یا اسم کیساتھ ملکر آتے ہیں۔ اسلیئے ان کو غیر مستقل کہا جاتا ہے اور اسم فعل مستقل کہلاتے ہیں۔ کیونکہ وہ حروف معانی کے بغیر بھی فقرہ بنا سکتے ہیں جیسے دَخَلَ الْمُسَافِرُ (مسافر آیا) جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)

(ف) ان ہر تینوں (اسم فعل۔ حرف) کو مع اقسام نقشہ جات میں دیکھئے۔ اویسی غفرلہٗ (بہاولپور۔ پاکستان)

(۱) اِسم

عامل[۱]

- اسم مضاف: جو دوسرے کو زیر دیتا ہے . کتابُ الرجلِ (مضاف، مضاف الیہ)
- اسم عدد ذاتی: اسم عدد ۱۱ تا ۹۹ زبر دیتے ہیں (باقی جملہ زیر دیتے ہیں) مائة رجلٍ (۱۰۰ آدمی)
- کنایہ: کیت . ذیت . کم . کذا . کأیّن اسم تمیز کو زبر دیتے ہیں (کذا درهماً)
- اسم تام: اسم تام بعنوان تنوین، تثنیہ، جمع، مضاف تمیز کو زبر دیتا ہے
- اسم فعل: صَه . رُوَیْدَ . شَتّانَ . بَلْهَ . هَیْهَاتَ فعل کا عمل کرتے ہیں .
- اسمائے شرط: مَن . ما . اَیّ . حیثما . اِذما . مهما . مَتٰی . اَینما . اَنّٰی (اِن کا عمل کرتے ہیں)
- اسم مصدر: ضَرْب . قَتْل . طلبُ الرزقِ تشقّاً
- صفت اسم:
  - اسم فاعل: قاتل
  - اسم مفعول: مقتول
  - صفت مشبہ: قتیل
  - اسم تفضیل: اَقتل
  - مبالغہ: قتّال

اسم مصدر اور پانچوں صفت اسم اپنے فعل کا عمل کرتے ہیں .

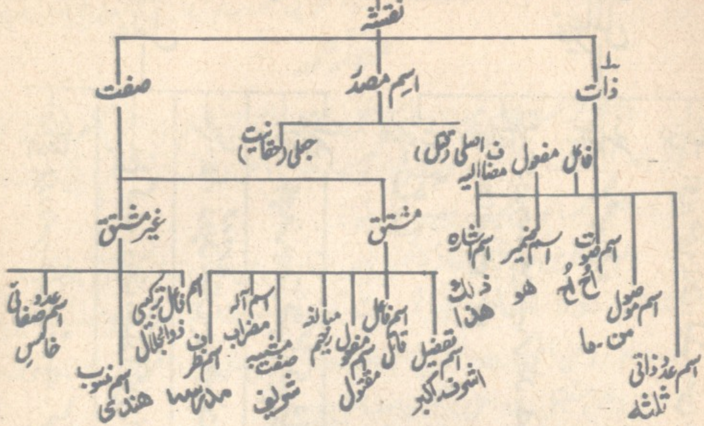
غیر عامل[۲]

- اسم صوت: آخ آخ، آخ
- بعض اسمائے ظروف: فوق . تحت . یمین . یسار . لدیٰ . عوض . قطّ . بینا . بینما وغیرہ
- اسمائے مضمر: اسم ضمیر وغیرہ
- اسم استفہامیہ: اَیّ . مَتٰی . اَین . کیف . مَن . ما

---

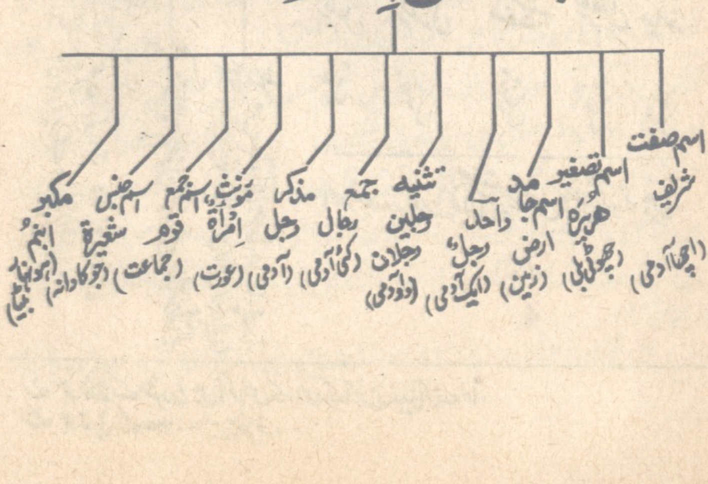
۱ جو لفظ کے شروع میں آکر اس کے آخر میں تبدیلی کرے ۱۲.
۲ جو تبدیلی نہ کرے ۱۲ . اویسی غفرلہ .

نقشہ (۲) الف۔ مطلق اِسم

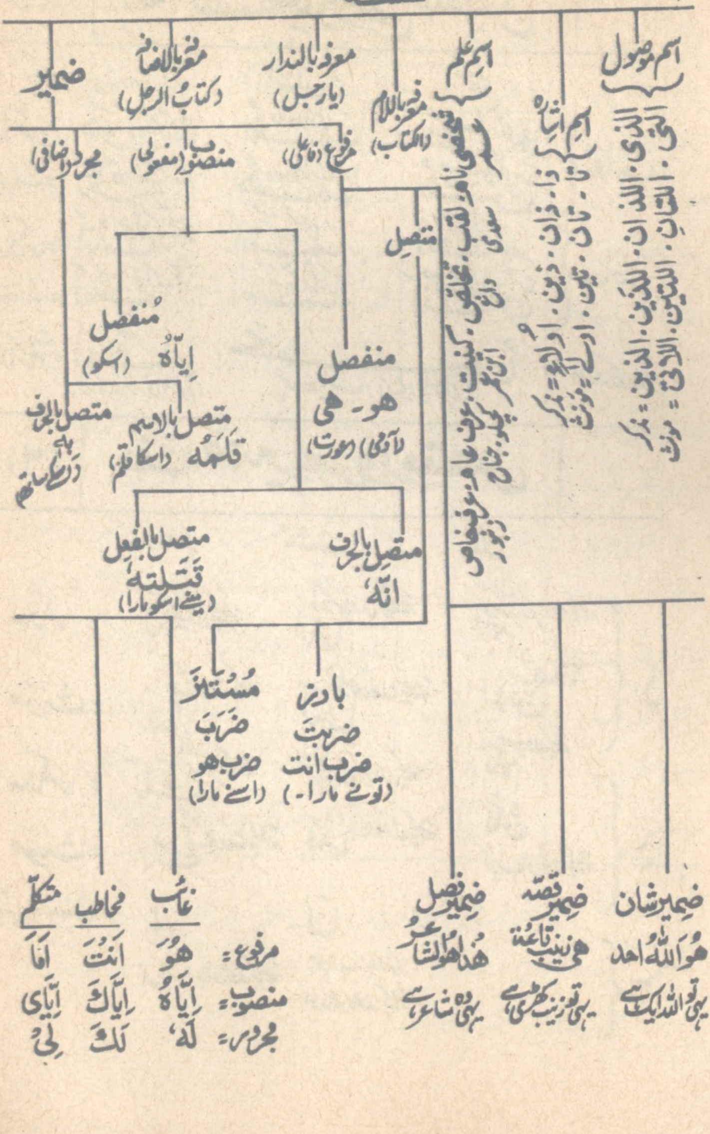


اس کی اکثر قسمیں معرفہ ہیں۔

نقشہ (۳) ب مُطلق اِسم (خواہ معرفہ ہو یا نکرہ اور یا اسم ذات یا اسم صفت)



(۴) اسم معرفہ
نقشہ



(۵) نقشہ ضمیرِ مرفوع منفصِل

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر =	هُوَ (وہ ایک آدمی)	هُمَا (وہ دو آدمی)	هُمْ (وہ سب آدمی)	غائب
مؤنث =	هِيَ (وہ ایک عورت)	هُمَا (وہ دو عورتیں)	هُنَّ (وہ سب عورتیں)	غائب
مذکر =	أَنْتَ (تو ایک آدمی)	أَنْتُمَا (تم دو آدمی)	أَنْتُمْ (تم سب آدمی)	حاضر
مؤنث =	أَنْتِ (تو ایک عورت)	أَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	أَنْتُنَّ (تم سب عورتیں)	حاضر
مذکر و مؤنث =	أَنَا (میں ایک (آدمی یا عورت))	نَحْنُ (ہم دو یا سب (آدمی یا عورتیں))		= متکلّم

(۶) نقشہ ضمیر مجرور متصل

	واحد	تثنیہ	جمع	
مذکر =	لَهُ (اس ایک مرد کیلئے)	لَهُمَا (ان دو مردوں کیلئے)	لَهُمْ (ان سب مردوں کیلئے)	غائب
مؤنث =	لَهَا (اس ایک عورت کیلئے)	لَهُمَا (ان دو عورتوں کیلئے)	لَهُنَّ (ان سب عورتوں کیلئے)	غائب
مذکر =	لَكَ (تجھ ایک مرد کیلئے)	لَكُمَا (تم دو مردوں کیلئے)	لَكُمْ (تم سب مردوں کیلئے)	حاضر
مؤنث =	لَكِ (تجھ ایک عورت کیلئے)	لَكُمَا (تم دو عورتوں کیلئے)	لَكُنَّ (تم سب عورتوں کیلئے)	حاضر
مذکر و مؤنث =	لِي (مجھ ایک مرد اور عورت کیلئے)	لَنَا (ہم سب مردوں اور عورتوں کیلئے)		متکلم

(۷) نقشہ ضمیرِ مرفوع (فاعلی) متصل الفعل ماضی

نمبر شمار	فعل	ضمیر فاعلی		حاصل لفظ	ترجمہ	صیغہ
(۱)	ضَرَبَ	هُوَ	م	ضَرَبَ	ایک آدمی نے مارا	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف
(۲)	ضَرَبَ	هُمَا	ب	ضَرَبَا	دو آدمیوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مذکر " "
(۳)	ضَرَبَ	هُمُوْ	ب	ضَرَبُوا	سب آدمیوں نے مارا	صیغہ جمع مذکر " "
(۴)	ضَرَبَ	هِيَ ضَرَبَ	ت	ضَرَبَتْ	ایک عورت نے مارا	صیغہ واحد مونث " "
(۵)	ضَرَبَتْ	هُمَا	ب	ضَرَبَتَا	دو عورتوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مونث " "
(۶)	ضَرَبَ	هُنَّ	ب	ضَرَبْنَ	سب عورتوں نے مارا	صیغہ جمع مونث " "
(۷)	ضَرَبَ	اَنْتَ	ب	ضَرَبْتَ	تو ایک آدمی نے مارا	صیغہ واحد مذکر حاضر " "
(۸)	ضَرَبَ	اَنْتُمَا	ب	ضَرَبْتُمَا	تم دو آدمیوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مذکر " "
(۹)	ضَرَبَ	اَنْتُم	ب	ضَرَبْتُمْ	سب آدمیوں نے مارا	صیغہ جمع مذکر " "
(۱۰)	ضَرَبَ	اَنْتِ	ب	ضَرَبْتِ	تو ایک عورت نے مارا	صیغہ واحد مونث " "
(۱۱)	ضَرَبَ	اَنْتُمَا	ب	ضَرَبْتُمَا	تم دو عورتوں نے مارا	صیغہ تثنیہ مونث " "
(۱۲)	ضَرَبَ	اَنْتُنَّ	ب	ضَرَبْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مارا	صیغہ جمع مونث " "
(۱۳)	ضَرَبَ	اَنَا	م	ضَرَبَ تُ = ضَرَبْتُ	میں نے مارا	صیغہ واحد متکلم
(۱۴)	ضَرَبَ	نَحْنُ	م	ضَرَبَ نَا = ضَرَبْنَا	ہم نے مارا	صیغہ جمع متکلم

نوٹ

م ضمیر مستتر کی علامت ہے۔ ب ضمیر بارز کا نشان ہے
صیغہ ۴ و ۵ میں تْ علامت تانیث ہے اور ۱۳، ۱۴ میں تُ اور نا علامت متکلم
صیغہ ۳ میں هُمْ کو هُمُوْ اپڑھا گیا ہے۔ اُویسی غفرلہ

قاعدہ فعل چار قسم کا بتایا جاتا ہے (ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔) مگر ان کے ماتحت اس کی بہت قسمیں ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

فعل کا نقشہ (۸)

- **ماضی** = مطلق۔ قریب۔ بعید۔ تمنائی۔ شکیہ۔ استمراری۔ معطوفہ
  (۱) ضَرَبَ (۲) قد ضَرَبَ (۳) کان ضَرَبَ (۴) لیتما ضَرَبَ (۵) لعلما ضَرَبَ (۶) کان یَضرِبُ (۷) لا ضَرَبَ و لا قتل
- **مضارع** = فعل حال۔ فعل مستقبل قریب۔ مستقبل بعید۔ فعل تقلیل مضارع۔ استمراری
  (۱) لَیَضرِبُ (۲) سَیَضرِبُ (۳) سَوفَ یَضرِبُ (۴) قد یَضرِبُ (۵) یکونُ یَضرِبُ
- **منفی** = ماضی۔ مضارع۔ فعل حال۔ فعل مستقبل
  (۱) ما ضَرَبَ، لَم یَضرِبْ (۲) لا یَضرِبُ، ما یَضرِبُ (۳) لیسَ یَضرِبُ (۴) لَن یَضرِبَ
- **مثبت** = مضارع۔ ماضی۔ امر (ان کے تمام اقسام)
- **امر** = فوری۔ استمراری۔ لحاظی۔ حاضر۔ غائب۔
  اِجلِسْ (تو بیٹھ)۔ جالِسْ (بیٹھا کر)۔ علیکَ اَن تجلِسَ (تمہیں بیٹھنا ہوگا)۔ اُجلُسْ (تو بیٹھ)۔ لِیَجلِسْ (وہ بیٹھے)
- **فعل جحد** = لم یضرب (اس نے نہیں مارا)
- **مجہول** = " " " " " "
- **معروف** = ماضی، مضارع، امر، نہی۔ مثبت۔ منفی
- **نہی** = فوری۔ استمراری۔ لحاظی۔ حاضر۔ غائب۔
  لا تجلِسْ۔ لا تُجالِسْ۔ علیکَ اَن لا تجلِسَ۔ لا تجلِسْ۔ لا یجلِسْ

نقشہ

(۹) الحروف العاملۃ

یہ حروف اسم یا فعل کے اول میں آکر انکے اخیر میں زبر زیر پیش یا جزم کا عمل کرتے ہیں

حروف مشبہ بالفعل (۶)	اِنَّ ۔ اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَعَلَّ = (۶) فقرہ کے پہلے جزء پر زبر کا عمل کرتے ہیں جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر
مشبہ بلیس (۲)	مَا ۔ لَا = (۲) فقرہ کے دوسرے جزو پر زبر کا عمل کرتے ہیں جیسے مَا هٰذَا بَشَرًا
نفی جنس (۱)	لَا (۱) اسم نکرہ کے اخیر حرف پر ایک زبر کا عمل کرتا ہے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
حروف استثناء (۲)	اِلَّا ۔ لَمَّا = (۲) یا اسم مُسْتَثْنٰی پر پیش یا زبر کا عمل کرتے ہیں جیسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ
حروف ندا (۶)	یَا ۔ اَیَا ۔ هَیَا ۔ اَیْ ۔ اَ ۔ وَا = (۶) اسم نکرہ کے اخیر زبر کا عمل کرتے ہیں جیسے یَا رَجُلًا یَا عَبْدَ اللّٰہِ اور معرفہ کے اخیر پیش کا جیسے یَا اَللّٰہُ وغیرہ
حروف جارہ (۱۷)	بِ ۔ تَ ۔ کَ ۔ لِ ۔ وَ ۔ مُنْذُ ۔ مُذْ ۔ خَلَا ۔ عَدَا ۔ رُبَّ ۔ حَاشَا ۔ مِنْ ۔ عَنْ ۔ اِلٰی ۔ عَلٰی ۔ فِیْ ۔ حَتّٰی (۱۷) اسم کے اخیر زیر کا عمل کرتے ہیں جیسے بِاللّٰہِ وَاللّٰہِ وغیرہ
ناصب مضارع (۸)	اَنْ ۔ لَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ ۔ لِ ۔ تَنَّ ۔ نَ = ۸ مضارع کے اخیر زبر کا عمل کرتے ہیں جیسے یَدْخُلُ سے اَنْ یَّدْخُلَ وغیرہ
جازم مضارع (۵)	اِنْ ۔ لَمْ ۔ لَمَّا ۔ لِ ۔ لَا = ۵ مضارع کے اخیر جزم کا عمل کرتے ہیں جیسے یَدْخُلُ سے اِنْ یَّدْخُلْ وغیرہ
ناصب اسم (۳)	اَنَّ ۔ اَنْ ۔ مَا ۔ (پہلے دو زبر کا عمل کرتے ہیں اور تیسرا غیر عامل ہے) اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

(۱۰) نقشہ

(ب) الحروف الغیر العاملۃ

یہ حروف دوسرے لفظوں سے ملکر بظاہر کچھ بھی عمل نہیں کرتے مگر انکے معنے پر ضرور اثر ڈالتے ہیں :۔

حروف تنبیہ	اَمَا ۔ ھَا اِلاَ خبردار کرتے ہیں ⁂ اَلاَ اِنَّھُمْ ھُمُ المُفسِدُونَ (خبردار یہی تو مفسد ہیں ۔)
حروف تحضیض	اَلاَّ ۔ ھَلاَّ ۔ لَوْلاَ ۔ لَوْمَا ترغیب دیتے ہیں ⁂ لَوْلاَ جِئْتَ (تم کس گھمنڈ پر نہیں آتے)
حروف تاکید	قَدْ ۔ لَ ۔ فعل یا فقرہ میں زور پیدا کرتے ہیں ۔ قَدْ یَعْلَمُ (وہ ضرور جانتا ہے)
حروف نفی	مَا ۔ لاَ ۔ اِنْ ۔ اسم یا فعل منفی کی علامت ہیں ۔ لاَ یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا)
حروف تنفیس	سَ ۔ سَوْفَ ۔ فعل مستقبل کی علامت ہیں ۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (ابھی تم جان لو گے)
حرف حال	ل = فعل حال کی علامت ہے لَیَکْتُبُ زَیْدٌ (زید لکھتا ہے)
حرف تقلیل	قَدْ = (کبھی) فعل تقلیلی کی علامت ہے
حرف ردع	کَلاَّ = ڈانٹ بتلاتا ہے ۔
حروف تفسیر	اَیْ ۔ اَنْ ۔ (مشتبہ لفظ کی تشریح کے اول آتے ہیں) جیسے اَلْاُنْسِیُّ اَیْ اَلْاِنْسَانُ
حرف تعریف	اَلْ ۔ نکرہ کو معرفہ بناتا ہے ۔ جیسے کتاب سے الکتاب
حرف تنکیر	تنوین (ٌ ٍ ً) معرفہ کو نکرہ بناتی ہیں ۔ جیسے الکتاب سے کتابٌ
حروف عطف	اَوْ ۔ فَ ۔ حَتّٰی ۔ ثُمَّ ۔ اَمْ ۔ اِمَّا ۔ لٰکِنْ ۔ بَلْ ۔ وَ ۔ لاَ ۔ (پہلا واقعہ دوہراتے ہیں) جیسے صومٌ وصلوٰۃٌ (نماز روزہ)
حروف استفہام	هَلْ ۔ اَ = (سوال پیدا کرتے ہیں) جیسے ءَ اَنْتَ ؟
حروف ایجاب	اِیْ ۔ اَجَلْ ۔ جَیْرِ ۔ نَعَمْ ۔ بَلٰی (سوال کے جواب میں آتے ہیں) ⁂ جیسے قالوا بلٰی (انہوں نے کہا کیوں نہیں)
حروف شرط	لَوْ ۔ لَوْلاَ ۔ جملہ شرطیہ پر داخل ہوتے ہیں ۔ جیسے لَوْلاَکَ
حروف زائدہ	مَا ۔ اِنْ ۔ بِ ۔ لِ ۔ مِنْ تاکید کیلئے زائد ہوتے ہیں ⁂

کامل نقشہ جات
کیلئے
علیحدہ چارٹ علم نحو میں دیکھئے

مآیۃ عامل کا نقشہ

لفظی — قیاسی — سماعی

معنوی

سماعی:

- ۱ رافع اسم جنس (اسم نکرہ کو مرفوع کرتے ہیں) {نعم۔ حبّ۔ فعل مدح / ساء۔ بئس۔ فعل ذم} ۴ افعال مدح و ذم
- ۲ ناصب مبتدا و خبر (مبتدا و خبر دونو مفعول بہ بناتے ہیں) {خال۔ ظن۔ حسب افعال شک / زعمت۔ فعل شک و یقین / اعلم۔ وجد۔ رأی۔ افعال یقین} ۷ افعال قلوب
- ۳ ناصب اسم منکر (اسم نکرہ کو اپنی تمیز بناتے ہیں) ۔ عقود۔ کم استفہامیہ۔ کذا۔ کاین ۔ ۴ اسم عدد کنایہ
- ۴ ناصب فعل مستقبل (مضارع کے آخر زبر پیدا کرتے ہیں) اَن۔ لَن۔ کَے۔ اِذَن ۴ ناصب مضارع
- ۵ ناصب اسم مطلق (اسم معرفہ ہو یا نکرہ اس پر زبر پیدا کرتے ہیں) {وا۔ یا۔ ء۔ ایا۔ اے۔ هیا / اِلّا ......} ۶ حروف ندا و استثنار
- ۶ جار اسم (اسم کے آخر کو زیر دیتے ہیں) {ب ت ک ل و مذ منذ خلا۔ رب / حاشا۔ من عدا فی عن علی حتی الی} ۱۷ حروف جارہ
- ۷ جازم شرط و جزاء (جملہ شرطیہ بناتے ہیں) من ما مہما ای حیثما اذما متی اینما انی ۹ اسمائے شرط
- ۸ جازم فعل مضارع (اس پر جزم دیتی ہیں) اِن لم لمّا لِ لا = ۵ جوازم مضارع
- ۹ ناصب رافع جملہ اسمیہ (اسم خبر پیدا کرتے ہیں) اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ لَیتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ ۶ حروف مشبہ بالفعل
- ۱۰ رافع اسم ناصب خبر فعل مضارع (خبر فعل مضارع ہوتی ہے) عسٰی کاد کرب اوشک ۴ افعال مقاربہ
- ۱۱ رافع اسم ناصب خبر اسم نکرہ (اسم خبر بناتے ہیں) {کان۔ صار۔ اصبح۔ امسی۔ اضحی۔ ظل۔ مازال / بات۔ مافتی۔ مادام۔ ماانفک۔ لیس۔ مابرح} ۱۳ افعال ناقصہ
- ۱۲ رافع اسم منفی ناصب خبر اسم نکرہ (اسم خبر بناتے ہیں) مَا ۔ لَا = ۲ مشبہتین بلیس
- ۱۳ رافع فاعل ناصب مفعول بہ (جملہ فعلیہ بناتے ہیں) {رویدک۔ بلہ۔ وروید۔ علیک / حاجہل ناصب مفعول بہ / سرعان۔ شتان۔ هیهات / رافع فاعل} ۹ اسم فعل

(نوٹ) عامل دو قسم ہے۔ لفظی اور معنوی۔ پھر لفظی دو قسم ہے قیاسی اور سماعی۔ قیاسی سات ہیں اور سماعی چھ اور

(فقط والسلام) محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ